بحث ونظر مولانا ڈاکٹر اکرام اللہ جان قاسمی*

(آخری قسط)

اسلام...... مذہب رواداری یا دہشت گردی و انتہا پسندی؟!

☆ جب آپ ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو کفار نے ہر طرح سے آپؐ کو ستانا شروع کیا۔ آپ ﷺ کے چچا ابوجہل اور ابولہب، آپؐ کے جانی دشمن بن گئے۔ ابولہب کے دو بیٹوں عُتبہ اور عُتیبہ کے ساتھ آپؐ کی دو صاحبزادیوں حضرت ام کلثومؓ اور حضرت رقیہؓ کا نکاح ہوا تھا۔ ان دونوں نے آپؐ کی صاحبزادیوں کو طلاق دیدی۔ اس طرح اہل مکہ نے خاندان قریش کا معاشرتی مقاطعہ (Social Bycot) کیا۔ یہ حالت سن ۷ نبوت سے ۱۰ نبوت تک جاری رہی۔ بھوک اور پیاس سے بچے بلبلا اٹھتے مگر اہل مکہ کو ان پر رحم نہ آتا۔ ان تمام حالات میں آپؐ نے صبر اختیار کیا(۱۵۶)

☆ ایک بار رسول اکرم ﷺ حرم شریف میں نماز پڑھ رہے تھے ابوجہل کے اکسانے پر بد بخت عقبہ بن ابی معیط اٹھا اور گندگی بھری اوجھڑی لا کر سجدے کی حالت میں آپ ﷺ کے اوپر رکھ دی۔ کفار اس منظر کو دیکھ کر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ دوڑتی ہوئی آئیں اور اس گندگی کو آپ ﷺ کے جسم مبارک سے ہٹا دیا۔(۱۵۷)

☆ اہل مکہ سے نا امید ہو کر آپ نے دعوتِ اسلام کی غرض سے طائف کا سفر اختیار کیا۔ وہاں کے سرداروں نے دعوت قبول کرنے کی بجائے برا بھلا کہا اور لڑکوں کو پیچھے لگا دیا جنھوں نے پتھر مار مار کر آپ ﷺ کو لہولہان کر دیا۔ بخاری کی روایت کے مطابق اس وقت مختلف فرشتے آئے اور آپ ﷺ سے اہل طائف کی تباہی کی اجازت چاہی مگر آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اگر یہ لوگ ایمان نہیں لائے تو اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے مسلمان پیدا فرمائے گا۔(۱۵۸)

☆ ابوسفیان کی بیوی ہند اسلام لانے سے قبل سخت ترین دشمن اسلام تھی۔ اس نے رسول اکرمؐ کے چہیتے چچا حضرت حمزہؓ کو شہید کروا کر ناک کان کٹوائے۔ سینہ چاک کرایا اور دل و جگر نکلوا کر کچا چبایا۔ فتح مکہ کے دن آپؐ کے بلند اخلاق اور بے مثال عفو و درگزر سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئی۔ آپ ﷺ نے اسکے اسلام لانے پر خوشی کا اظہار فرمایا۔(۱۵۹)

☆ حضرت حمزہؓ کو شہید کر کے ان کا سینہ چاک کرنے والا وحشی بن حرب تھا۔ جو ہند کا غلام تھا۔ (وحشی بن حرب کے لفظی معنیٰ ہیں جنگلی، لڑائی کی پیداوار) فتح مکہ کے بعد یہ طائف بھاگ گیا کیونکہ اہل طائف ابھی اسلام نہیں لائے

---

* ڈائریکٹر مرکزِ تحقیق اسلامی، پشاور

تھے مگر جب اہل طائف نے بھی اسلام قبول کرلیا تو وحشی کیلئے جائے پناہ نہیں رہی۔ اور جب مجبوراً دربارِ رسالت میں اسلام لانے کی غرض سے حاضر ہوا تو آنحضرت ﷺ نے اس کا اسلام قبول فرما کر سب کچھ معاف فرمایا(۱۶۰)

☆ عکرمہ بن ابی جہل اسلام لانے سے قبل باپ کی طرح سخت ترین دشمن اسلام تھا۔ فتح مکہ کے دن خوف کے مارے یمن بھاگ گیا۔ ان کی بیوی نے جو مسلمان ہو چکی تھی حضورؐ سے عکرمہ کے لئے امان طلب کیا اور عکرمہ جب دربار نبوت میں پہنچے تو حضورؐ فرطِ خوشی سے اس کی طرف ایسے دوڑے کہ چادر مبارک جسم اطہر سے کھسک کر نیچے گر پڑی۔(۱۶۱)

☆ صفوان بن امیہ قریش کے سرداروں میں سے تھا اور کٹر دشمن اسلام تھا۔ اس نے عمیر بن وھب کو بھاری رقم کی لالچ دے کر آنحضرت ﷺ کے قتل کے ارادہ سے مدینہ بھیجا تھا۔ رسول اکرم ﷺ کو وحی کے ذریعہ اس کے ارادے کی اطلاع ہو گئی تھی جب وہ خدمت اقدس میں پہنچا تو آپ ﷺ نے اس کے اقدام سے پہلے ہی اس کے ارادے کی اطلاع اسے کردی اور فرمایا کہ تمھارے اور صفوان کے درمیان خانہ کعبہ کے پاس فلاں فلاں بات ہوئی تھی۔ یہ سن کر عمیر فوراً اسلام لے آیا۔ تاہم صفوان فتح مکہ کے دن بھاگا اور جدہ پہنچا جہاں سے یمن جانا چاہتا تھا۔ عمیر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور صفوان کیلئے امان کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے اپنا عمامہ مبارک بطورِ امان کی نشانی عطا فرمائی۔ صفوان عُمیر کے ہمراہ دربارِ رسالت میں پہنچا۔ اور چار ماہ کی مہلت طلب کی۔ بعد میں اسلام قبول کیا۔ (۱۶۲)

☆ مسلمانوں کی خاطر ایک بار آپ ﷺ نے ایک یہودی زید بن سعنہ سے قرضہ لیا۔ مقررہ وقت ادائیگی سے قبل ہی وہ یہودی آیا اور آپ ﷺ سے نامناسب اور گستاخانہ انداز سے پیش آیا۔ حضرت عمرؓ سے برداشت نہ ہو سکا اور اس کی گردن اڑانے کی اجازت چاہی۔ مگر آپ ﷺ نے فرمایا اے عمرؓ! تمھیں چاہیئے کہ مجھے حُسنِ ادائیگی کی تلقین کرتے اور اسے حُسنِ طلب کی۔ پھر آپ ﷺ نے نہ صرف اس کا قرض واپس کرنے کا حکم فرمایا بلکہ حسن سلوک کے طور پر بیس صاع زیادہ کھجوریں دینے کا حکم فرمایا۔ اس حسن سلوک سے وہ یہودی متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا۔ (۱۶۳)

☆ عبداللہ بن اُبی بن سلول رئیس المنافقین دل سے اسلام کا دشمن و بدخواہ تھا۔ غزوۂ احد کے موقع پر بہانہ بنا کر اس نے مسلمانوں کی جمعیت جو ایک ہزار پر مشتمل تھی سے تین سو اپنے افراد جدا کر کے واپسی اختیار کی۔ یہ مشرکین و یہود کے ساتھ خفیہ ساز باز رکھتا اور مسلمانوں کے راز ان کو منتقل کرتا تھا۔ ایک دفعہ ایک مہاجر اور ایک انصاری کی آپس میں لڑائی ہو گئی دونوں نے اپنی اپنی قوم کو پکارا۔ آنحضرت ﷺ نے موقع پر پہنچ کر معاملہ رفع دفع کیا مگر عبداللہ بن اُبی نے کہا کہ مدینہ چل کر ذلیل مسلمانوں یعنی مہاجرین کو نکال دونگا۔ اور کہا کہ پیغمبر کے ساتھیوں سے ہاتھ اٹھا لو تو وہ خود یہاں سے بھاگ کھڑے ہونگے۔ اسکی تفصیل سورۂ منافقون میں آئی ہے۔ واقعہ افک یعنی حضرت عائشہؓ پر بہتان لگانے میں بھی اس کا بنیادی کردار تھا۔ اسکے باوجود آپ ﷺ نے ہمیشہ اس سے درگزر کا معاملہ فرمایا اور جب مرا تو آپ ﷺ نے صحابہؓ

کی ناپسندیدگی کے باوجود اپنا کرتہ عنایت فرمایا جسمیں اسے دفن کیا گیا۔ اور آپ ﷺ نے اس کیلئے استغفار کیا۔ (۱۶۴)

☆ سب سے بڑھ کر طیش اور غضب کا موقع افک کا واقعہ تھا جبکہ منافقین نے حضرت عائشہ صدیقہؓ پر نعوذ باللہ تہمت لگائی تھی۔ حضرت عائشہؓ آپ ﷺ کی محبوب ترین بیوی' اور ابو بکرؓ جیسے یارِ غار اور افضل ترین صحابی کی صاحبزادی تھی۔ شہر منافقوں سے بھرا پڑا تھا۔ جنہوں نے دم بھر میں اس خبر کو اس طرح پھیلایا کہ سارا مدینہ گونج اٹھا۔ دشمنوں سے شماتت' ناموس کی بدنامی' محبوب کی بے عزتی' یہ باتیں انسان کے صبر و تحمل کے پیمانہ میں نہیں سما سکتیں تاہم رحمت عالمؐ نے ان تمام کے ساتھ کیا کیا؟ ۔۔۔ واقعہ کی تکذیب خود خدا نے قرآن پاک میں کر دی اور اس سے قبل آپ ﷺ نے کسی طرح کوئی انتقام نہیں لیا۔ (۱۶۵)

☆ ہبار بن الاسود وہ شخص تھا جسکے ہاتھ سے آنحضرتؐ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کو سخت تکلیف پہنچی تھی۔ حضرت زینبؓ حاملہ تھیں اور مکہ سے مدینہ ہجرت کر رہی تھی۔ کفار نے مزاحمت کی۔ ہبار بن الاسود نے جان بوجھ کر انکو اونٹ سے گرا دیا جس سے ان کو سخت چوٹ آئی اور حمل ساقط ہو گیا۔ فتح مکہ کے بعد مجبوراً آستانۂ رحمت پر جھک آیا اور اپنی جہالت اور قصور کا اعتراف کیا۔ پھر کیا تھا؟ بابِ رحمت سامنے کھلا تھا اور دوست دشمن کی تمیز یکسر مفقود تھی۔ (۱۶۶)

☆ تاریخ انسانی میں فتح مکہ انسانی رواداری' صبر و تحمل' برداشت اور وسیع القلبی کی وہ لازوال اور عدیم النظیر روشن مثال ہے جس کا عشر عشیر بھی تاریخ عالم کے معلمینِ اخلاق کی عملی زندگی میں نظر نہیں آتا۔ اس دن مکہ کے تمام ظالم و جابر کفار و مشرکین سامنے بے بس اور گردن جھکائے کھڑے تھے۔ وہ سب تھر تھر کانپ رہے تھے۔ ان کو اپنی موت سامنے نظر آ رہی تھی۔ آج ربِ کائنات نے ان تمام کو پیغمبر رحمتؐ کے قبضہ میں دے دیا تھا۔ چاہتے تو چشم زدن میں سب کی گردنیں کٹوا کر سابقہ ظلموں کا بدلہ لے لیتے۔ اس حالت میں پیغمبر رحمت ﷺ کی آواز اٹھی "تمھیں معلوم ہے میں تمھارے ساتھ کیا کرنے والا ہوں؟" سب نے جواب میں کہا آپ ﷺ کریم بھائی کے کریم بیٹے ہیں اور ہم آپ کی طرف سے رحم و احسان کے امیدوار ہیں۔ پھر کیا تھا دریائے رحمت اُمنڈ آیا اور اہل مکہ کی ظلموں بھری تاریخ کو بہا کر لے گیا۔ فرمایا لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ط اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ (۱۶۷) "آج تم پر کوئی مواخذہ نہیں۔ جاؤ تم سب آزاد ہو"۔

☆ ہجرت سے قبل یثرب (مدینہ) میں اوس و خزرج کے دو دشمن قبیلوں کے علاوہ یہود کے مختلف قبائل اور دیگر مشرکین آباد تھے گویا مدینہ مختلف عقائد' قبائل اور نسلوں کی آماجگاہ تھا۔ ہجرت کے بعد آپ ﷺ نے ان تمام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا اور اس اتحاد و اتفاق کو قائم رکھنے کیلئے دنیا کا پہلا تحریری دستور وجود میں آیا۔ جس پر تمام کا اتفاق ہوا اور اس کی رو سے آپ ﷺ کو مدینہ کی پہلی اسلامی ریاست کا سربراہ تسلیم کیا گیا۔ یوں مدینہ میں ایک مختلف الخیال عناصر پر مشتمل ایسا معاشرہ وجود میں آیا جس میں میثاق مدینہ کی وجہ سے یہود' انصار' مہاجرین اور دوسرے قبائل ایک

تنظیمی اتحاد میں شامل ہو گئے۔ اور سب ایک دوسرے کے وجود کا اعتراف کرنے لگے۔ (۱۶۸)

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی کتاب ''عہد نبوی میں نظام حکمرانی'' کے مطابق میثاق مدینہ دنیا کا سب سے پہلا تحریری دستور ہے۔ یہ تاریخ ساز میثاق دو حصوں میں تقسیم ہے۔ پہلے حصہ میں ۲۳ اور دوسرے میں ۲۴ دفعات شامل ہیں۔ پہلا حصہ مسلمانوں کے باہمی تعلقات اور حقوق و فرائض کی نشاندہی کرتا ہے۔ جب کہ دوسرا حصہ اہل اسلام اور دیگر اہل مدینہ کے باہمی تعلقات' حقوق و فرائض اور دیگر امور کی وضاحت کرتا ہے۔ ایک دفعہ کے الفاظ یہ ہیں '' مسلمانوں کیلئے مسلمانوں کا دین اور یہودیوں کیلئے یہودیوں کا دین ہے'' یعنی مدینہ میں جتنے بھی لوگ بستے تھے ان کو دینی' عدالتی اور قانونی آزادی کا اختیار دلایا گیا تھا۔ تاریخ کے اوراق کی ورق گردانی کر لیجئے۔ اس سے بڑھ کر مفاہمت بین المذاہب کا وسیع عملی مظاہرہ دیکھنا کہاں نصیب ہوگا؟! (۱۶۹)

عرب محقق اور سیرت نگار محمد حسین ہیکل میثاق مدینہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ وہ تحریری معاہدہ ہے جس کی بدولت حضرت محمد ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل ایک ایسا ضابطہ' انسانی معاشرہ میں قائم کیا جس سے شرکاء معاہدہ میں ہر گروہ اور ہر فرد کو اپنے اپنے عقیدہ و مذہب کی آزادی کا حق حاصل ہوا' انسانی زندگی کی حرمت قائم ہوئی' اموال کو تحفظ ملا اور شہر امن کا گہوارہ بنا۔ (۱۷۰)

☆ رسول اکرم ﷺ غیر مسلموں کو مسجد میں ٹھہراتے۔ ان کو ان کے طریقہ پر مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت دیتے۔ ایک مرتبہ نجران کے عیسائیوں کا وفد مدینہ آیا۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں مسجد میں حاضر ہوا۔ اس وقت ان کی نماز کا وقت آ گیا تھا۔ اسلئے انہوں نے مسجد ہی میں نماز شروع کر دی۔ بعض مسلمانوں نے روکنا چاہا مگر آنحضرت ﷺ نے ان کو منع کر دیا اور فرمایا نماز پڑھ لینے دو۔ چنانچہ عیسائیوں نے مسجد نبوی کے اندر نماز پڑھی۔ (۱۷۱)

☆ ایک بار ایک یہودی کا جنازہ گذر رہا تھا۔ جنازہ آپ ﷺ کے سامنے آیا تو آپ ﷺ احترام آدمیت کی خاطر کھڑے ہو گئے۔ (۱۷۲)

☆ اعتدال اور درمیانہ روی کے حوالہ سے اسلام کو دیگر مذاہب میں خاص امتیاز حاصل ہے۔ آپ ﷺ نے نہ صرف دنیاوی امور میں بلکہ دینی امور میں بھی اعتدال اپنانے کا حکم فرمایا ہے۔

ایک بار تین صحابہؓ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ عبادت کے بارے میں جاننا چاہتے تھے کہ کس قدر عبادت کریں۔ ایک نے کہا میں ساری رات عبادت کرونگا اور آرام نہیں کرونگا۔ دوسرے نے کہا میں روزانہ روزہ رکھونگا اور کبھی ناغہ نہیں کرونگا۔ تیسرے نے کہا میں ساری عمر نکاح نہیں کرونگا اور شہوت پوری کرنے سے دور رہونگا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور زیادہ پرہیز گار ہوں۔ اس کے باوجود میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور بغیر روزہ کے بھی رہتا ہوں۔ نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں اور میں نے

نکاح بھی کیے ہیں۔ پس جو میرے طریقہ کے خلاف کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔ (۱۷۳)

ایک بار رسول اکرم ﷺ مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک رسی دو ستونوں کے درمیان باندھی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ رسی کس لئے ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ ام المؤمنین حضرت زینبؓ نے لٹکائی ہے۔ جب وہ عبادت کرتے کرتے تھک جاتی ہے تو اس سے لٹک کر تھکاوٹ اتارتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رسی کھول دو۔ جب تک تم میں سے کوئی تازہ دم رہے تو نماز پڑھے اور جب تھک جائے تو آرام کرلیا کرے۔ (۱۷۴)

☆ ایک دفعہ ایک دیہاتی آیا اور رسول اکرم ﷺ کی مسجد میں پیشاب کیلئے بیٹھ گیا۔ صحابہؓ اس کو مارنے کیلئے کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے ان کو منع فرمایا جب دیہاتی فارغ ہوا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا کہ یہ مسجدیں بول و براز کیلئے نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور قرآن کی تلاوت کیلئے ہیں۔ پھر ایک شخص کو حکم دیا وہ ایک ڈول پانی لایا اور اس پیشاب پر بہادیا۔ (۱۷۵)

پس چہ باید کرد ؟!

گذشتہ سطور سے یہ بات بہ وضاحت عیاں ہوگئی کہ دین اسلام امن و سلامتی، عدل و انصاف، اعتدال و درمیانہ روی، عفو و درگزر اور رواداری و عدم تشدد کا دین ہے۔ اس کو انتہاء پسندی یا دہشت گردی کی طرف منسوب کرنا اغیار اور اسلام دشمنوں کے تعصب پر مبنی کارستانی ہے۔ بدقسمتی سے آج کل پوری دنیا کی میڈیا بھی یہودی ونصرانی لابی کے ہاتھوں میں ہے۔ اور وہ دین اسلام کو اس کی اصل تعلیمات کے برعکس پیش کررہی ہے۔ تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کوئی وقت تھا جب کہ اسلام اور مسلمان دونوں کا ایک ہی مفہوم لیا جاتا تھا۔ یعنی جو کچھ اسلام تھا وہی مسلمان کا عمل تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اسلام کا چرچا تھا۔ اس کی ترقی ہورہی تھی۔ لوگ اسلام اور مسلمانوں کو اچھا دین اور اچھے پیروکار سمجھتے تھے۔ اب اسلام اور مسلمان دونوں کا مفہوم الگ الگ ہوگیا ہے۔ یعنی اسلام کی تعلیمات اور مسلمان کے عمل و کردار میں ایک واضح فرق بلکہ تضاد سامنے آیا ہے۔ مسلمان مسلمان کے گریبان میں ہاتھ ڈالے ہوئے ہے۔ دنیائے کفر متحد ہے اور عالم اسلام افتراق و انتشار کا شکار ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ کو عام کیا جائے اس کو بار بار پڑھا اور سوچا جائے۔ اور پھر اس کو عمل میں لایا جائے۔

مگر معاملہ صرف مسلمانوں کا نہیں ہے۔ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی۔ اب دنیا ایک عالمی گاؤں (Global Village) کا روپ اختیار کر چکی ہے۔ مختلف مذاہب، اقوام اور ممالک والے ایک دوسرے سے بے نیاز نہیں رہ سکتے۔ عالمی برادری کو بھی اپنی سوچ و فکر اور عمل و کردار پر نظر دوڑانی پڑے گی۔ یورپ اور امریکہ کے دانشوروں اور ارباب اختیار کو چاہیئے کہ وہ اپنے اندر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو صحیح طور پر سمجھنے کا حوصلہ و برداشت پیدا کریں۔ وہ تعصب کا چشمہ اتار کر ہادیٔ اعظم، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عملی زندگی کا منصفانہ مطالعہ کریں۔ اور پھر تاریخ

انسانیت کے تمام مصلحین سے اسلامی حقیقی زندگی کا تقابل کر کے اس کی آفاقی، ہمہ گیر اور عدیم النظیر حیثیت کو تسلیم کر لیں ۔وہ اس حقیقت کو بھی تسلیم کر لیں کہ اسلام اور مسلمان روئے زمین کی ایک عظیم قوت ہیں۔ ان کو صفحہ ہستی سے نہیں مٹایا جاسکتا۔ ان کے ساتھ ٹکر لینے کی بجائے وہ اصول ''پُرامن بقاءِ باہمی'' (Peaceful Mutual Co-existance) کے راستے اور ذرائع تلاش کریں۔ یہی وہ راستہ ہے جس سے دنیا میں امن قائم ہو گا اور سلامتی وخوشحالی آئے گی۔ لیکن اگر وہ سیاسی، مذہبی، معاشی اور معاشرتی لحاظ سے مسلم امہ کے سامنے رکاوٹیں کھڑی کرنے اور ان کو دنیا سے نیست و نابود کرنے کے تانے بانے پروئیں گے تو یہ ان کی خام خیالی ہو گی۔ اس طرح کرنے سے دنیا کا امن بھی تباہ ہو گا اور خود ان کو بھی زندگی بھر چین و امن کا سانس لینا نصیب نہ ہو گا۔

یورپ وامریکہ نے مادی ترقی تو بہت کر لی ہے لیکن خود اعلیٰ انسانی صفات و کردار اور بلند روحانی اقدار سے یکسر خالی اور تہی دست ہے۔ ان کے ہاں کتوں اور جانوروں کی حیثیت تو ہے لیکن انسانی زندگی اور اس کا احترام معدوم ہے۔ ان کو سائنس و ٹیکنالوجی میں ترقی کے ساتھ ساتھ اپنے عمل و کردار کی اصلاح اور تاریخ ساز اسلامی روایات کے سر چشمہ سے مستفید ہونے کے بارے میں بھی سوچنا ہو گا۔ علامہ اقبال نے انہی کے بارے میں فرمایا تھا

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گذرگاہوں کا — اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
اپنی حکمت کے خم و پیچ میں الجھا ایسا — آج تک فیصلۂ نفع و ضرر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا — زندگی کی شبِ تاریک سحر کر نہ سکا (۱۷۶)

مآخذ و مراجع

(۱) وارث سرہندی : علمی اردو لغت، علمی کتاب خانہ لاہور ۱۹۹۰ء، ص ۱۳۷

(۲) خلیل الرحمٰن نعمانی : المعجم، اردو عربی لغت، دار الاشاعت کراچی ۱۹۹۴ء، ص ۷۹

(۳) لوئس معلوف : المنجد فی اللغۃ والاعلام، طبع دار المشرق بیروت، طبعۃ ۲۳، ص ۴۶۴

(۴) المعجم الوسیط، طبع المکتبۃ الاسلامیۃ استانبول، ترکیا۔ ج ۱ ص ۵۱۹

(۵) دکتور روحی البعلبکی: المورد، قاموس عربی انکلیزی، طبع ۱۰، ۱۹۹۷ء، دار العلم للملائین بیروت، ص ۳۳۱

(۶) The Oxford English Dictionary, London1969, Vol iii pp 476 / The American Heritage: Dictionary of the English Language, USA 2003. word "Extreme"

(۷) مجلس تدوین و تربیت : المنجد عربی اردو لغت، دار الاشاعت کراچی ۱۹۷۵ء، ص ۱۶۷

(۸) ابن منظور افریقی : لسان العرب، طبع اول، دار احیاء التراث العربی، بیروت ۸۸ء/۱۴۰۸ھ، ج ۱۰، ص ۱۱۲

(۹) بائبل : استثناء ۲۰ : ۱۳تا۱۶ (۱۰) استثناء : ۲۰ : ۱۹، ۲۰

(۱۱) گنتی ۳۱ : ۷ ، ۹ ۔ ۱۰ (۱۲) گنتی ۳۱ : ۱۷ ۔ ۱۸

(۱۳) سموئیل اول ، ۱۵ : ۳

(۱۴) استثناء ۱۳ : ۱۵ ، ۱۶

(۱۵) ایضاً ۱۷ : ۱۲ (۱۶) ایضاً ۲۱ : ۱۸ ، ۲۱

(۱۷) ایضاً ۲۱ : ۲۲ ، ۲۳ (۱۸) ایضاً ۲۲ : ۲۰ ، ۲۶

(۱۹) ایضاً ۲۲ : ۲۸ ، ۲۹ (۲۰) ایضاً ۲۴ : ۱

(۲۱) خروج ۲۱ : ۱۵ ۔ ۱۷

(۲۲) ایضاً ۲۲ : ۲۰ (۲۳) ایضاً ۳۵ : ۲

(۲۴) ایضاً ۲۲ : ۱۶ ، ۱۹

(۲۵) احبار ۲۱ : ۹ (۲۶) گنتی ۱۹ : ۱۱ ، ۱۴ ، ۲۰

(۲۷) مرقس ۹ : ۴۲ ۔ ۴۷ (۲۸) گلتیوں ۳ : ۱۳

(۲۹) استثناء ۲۱ : ۲۳ (۳۰) متی ۱۰ : ۳۴۔۳۶ / لوقا ۱۲ : ۵۱۔۵۳

(۳۱) لوقا ۱۲ : ۴۹ (۳۲) متی ۱۲ : ۴۶۔ ۵۰ / مرقس ۳ : ۳۱ ۔ ۳۵

(۳۳) لوقا ۱۴ : ۲۶ (۳۴) یوحنا ۲ : ۱۔۱۰

(۳۵) لوقا ۷ : ۳۷ ۔ ۳۹/ یوحنا ۱۱ : ۵ (۳۶) مرقس ۲ : ۱۵ ، ۱۶ / لوقا ۵ : ۲۹ ، ۳۰

(۳۷) متی ۱۵ : ۲ (۳۸) متی ۲۱ : ۲ ۔ ۶ / مرقس ۱۱ : ۴ ۔ ۷

(۳۹) متی ۱۶ : ۲۰ (۴۰) لوقا ۵ : ۲۰

(۴۱) یوحنا ۲۰ : ۲۲ (۴۲) متی ۲۶ : ۱۴ ۔ ۱۶ ، ۵۰

(۴۳) لوقا ۲۲ : ۳ (۴۴) لوقا ۱۷ : ۱۵ ۔ ۲۰

(۴۵) یجروید ادھیاء ۱۳ منتر ۱۲ (۴۶) یجروید ادھیاء ۱۳ منتر ۱۳

(۴۷) یجروید ۱۵، ۱۷ ، ۱۹ (۴۸) یجروید ۱۵، ۱۸

(۴۹) ایضاً ۱۶ : ۶۵ (۵۰) ایضاً ۱۳ : ۲۸

(۵۱) ایضاً ۱۷ : ۳۹

(۵۲) رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۹۵ منتر ۱۵ (۵۳) اتھروید کانڈ ۱ ، سوکت ۱۷ ، منتر ۱

(۵۴) منوشاستر ادھیاء ۹ (۵۵) منو ۱۵ : ۱۵۱

(۵۶) منو ۵ : ۱۵۱ (۵۷) منو ۹ : ۲۷

(۵۸) منوشاستر ۵ : ۱۴۷، ۱۴۸
(۵۹) منو ۹ : ۱۸
(۶۰) منو ۲ : ۶۶ / ۹ : ۱۸ / ۵ : ۱۵۵
(۶۱) گیتا، ادھیاء ۹ شلوک ۳۲
(۶۲) یجروید ۳۰ : ۵
(۶۳) منوشاستر بابِ اول ۱۰۰
(۶۴) منوؔ بابِ ہشتم ۴۱۷
(۶۵) منو بابِ ہشتم ۳۷۹
(۶۶) منو ۲ : ۲۸۱ / اتھروید ۱۹ : ۲۲
(۶۷) منو ۵ : ۱۱
(۶۸) البقرۃ : ۲۵۶
(۶۹) یونسؑ : ۹۹
(۷۰) النحل : ۱۲۵
(۷۱) ال عمران : ۱۵۹
(۷۲) الاعراف : ۱۹۹
(۷۳) الشوریٰ : ۴۳
(۷۴) حٰم السجدۃ : ۳۴
(۷۵) ال عمران : ۱۳۴
(۷۶) الانعام : ۱۰۸
(۷۷) الانفال : ۶۱
(۷۸) المائدۃ : ۳۲
(۷۹) بنی اسرائیل : ۷۰ .
(۸۰) الحجرات : ۱۳
(۸۱) الاحزاب : ۳۳
(۸۲) ابن قیم الجوزی : زادالمعاد، مکتبۃ الرسالۃ بیروت۱۹۷۹ء، ج ۴ ص ۳۲
(۸۳) احمد بن حنبل : المسند، ج ۱ ص ۳۵۶ / ابن ماجہ : کتاب المناسک ص ۶۳
(۸۴) بخاری، محمد بن اسماعیل : الجامع الصحیح، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب حدیث نمبر ۵۷۶۳
(۸۵) بخاری : کتاب الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۰۲
(۸۶) ماہنامہ نقوش، سیرت رسولؐ نمبر، طبع لاہور، ج ۴ ص ۳۱۳
(۸۷) متولی یوسف چلپی، مسیحیت۔ ترجمہ از شمس تبریز خان، مجلس نشریات اسلام کراچی۱۹۷۲ء ص ۳۲، ۳۳
(۸۸) رضوی، واجد علی سید : رسول اللہؐ میدان جنگ میں، پنجاب پکڈ پو لاہور ۱۹۶۶ء ص ۲۷۲
(۸۹) ایضاً ص ۲۷۳
(۹۰) اسد سلیم شیخ :رسول اللہؐ کی خارجہ پالیسی، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۲ء ص ۲۰۵
(۹۱) الدکتور حسن ابراہیم حسن: تاریخ الاسلام السیاسی والدینی والثقافی والاجتماعی، داراحیاء التراث العربی، بیروت۱۹۶۴ء ج ۱ ص ۱۳
(۹۲) ایضاً
(۹۳) الطاف حسین حالی : مسدس مدوجزرِ اسلام، رابعہ بک ہاؤس لاہور ص ۱۶، ۱۷
(۹۴) John Bagot : The life and time of muhammad اردو ترجمہ از حبیب حیدر آبادی، سٹیزن پبلیشرز کراچی، ص ۵۴۷
(۹۵) شبلی نعمانی : الفاروق ، مطبع اعظم گڑھ۱۹۷۹ء ج ۱ ص ۱۷۴

(۹۶) The Battle for God : Karren Armstrong اردو ترجمہ "خدا کیلئے جنگ" از محمد احسن بٹ
نگارشات لاہور ۲۰۰۳ء ص ۲۷

(۹۷) ایضاً ص ۳۱

(۹۸) New Encyclopeadia Britannica , 1979 ,Under Word " Spain "

(۹۹) محمد مارماڈیوک پکتھال : اسلامی کلچر، اردو ترجمہ پروفیسر محمد ایوب منیر، مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور، ص ۸۲

(۱۰۰) ڈاکٹر محمد دین : مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ (یہودیت ونصرانیت) تاج کتب خانہ ' قصہ خوانی پشاور ص ۴۸

(۱۰۱) Qadri,Abdul Hameed:Dimentions of Christianity.Dawah Academy Islamabad 1998.P32

(۱۰۲) آئیل ڈیورنٹ : تاریخ کا سبق، ترجمہ محمد بن علی باوہاب، یونائیٹڈ بک کارپوریشن کراچی ص ۱۵۸

(۱۰۳) ماہنامہ ترجمان القرآن، لاہور، دسمبر ۱۹۹۶ء ص ۵۶

(۱۰۴) اعجاز احمد فکرال : ضرورتِ امن، ایشیاء بک سنٹر لاہور، ص ۳۲

(۱۰۵) مجتبیٰ موسوی : مغربی تمدن کی ایک جھلک، ترقی اردو بورڈ ' دہلی، ص ۷۶

(۱۰۶) ایضاً ص ۷۷ (۱۰۷) روزنامہ عوام کراچی، ۲۱ جنوری ۱۹۹۹ء

(۱۰۸) ماہنامہ دعوۃ، دعوہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، جنوری ۱۹۹۶ء

(۱۰۹) تفصیلات کیلئے انٹرنیٹ کی ویب سائیٹ " w w w . kokof .com " ملاحظہ کیجئے۔

(۱۱۰) نیوز ویک News week ۱۷ / اگست ۱۹۹۲ء (۱۱۱) روزنامہ ڈان کراچی ۱۷ فروری ۱۹۹۹ء

(۱۱۲) ماہنامہ مجلۃ الدعوۃ، کراچی، اگست ۱۹۹۶ء (۱۱۳) ماہنامہ مجلۃ الدعوۃ، کراچی، اگست ۱۹۹۶ء

(۱۱۴) مقالات سیرت، قومی سیرت کانفرنس اسلام آباد ۱۹۹۹ء ' مقالہ ڈاکٹر نور الدین جامی ملتان، ص ۳۸۱

(۱۱۵) ایضاً مقالہ پروفیسر ایم نذیر احمد تشنہ ' ص ۱۹۸

(۱۱۶) جانباز مرزا : انگریز کے باغی مسلمان، مکتبہ تبصرہ، لاہور ۱۹۹۰ء، ص ۳۴۱

(۱۱۷) سید محمد سلیم، پروفیسر : تاریخ نظریہ پاکستان، ادارہ تعلیمی تحقیق لاہور بار سوم ۱۹۹۶ء ص ۶۷

(۱۱۸) منشی عبدالرحمٰن خان : تعمیر پاکستان اور علماء ربانی، ادارہ اسلامیات لاہور، اشاعت دوم ۱۹۹۲ء ص ۲۸ ' ۲۷

(۱۱۹) ہفت روزہ تکبیر ۱۷ ستمبر اور ۷ مئی ۱۹۹۸ء / روزنامہ جنگ کراچی ۱۶ مارچ ۱۹۹۹ء

(۱۲۰) روزنامہ آج پشاور، اداریہ صفحہ ۳۱ جنوری ۲۰۰۴ء

(۱۲۱) بحوالہ پندرہ روزہ راہِ وفا کراچی ۱۵ فروری ۲۰۰۴ء

(۱۲۲) سنن ابی داؤد : ج ۱ ص ۳۴۳

(۱۲۳) شرح عقائد النسفیہ' بحوالہ جواہر الفقہ' مفتی محمد شفیعؒ ' ادارۃ المعارف کراچی ۱۴ ' ج ۱ ص ۳۰

(۱۲۴) ایضاً ص ۳۱

(۱۲۵) Encyclopeadia Britanica, 1984, " Muhammad " vol ; 12 p 609

(۱۲۶) کیرن آرمسٹرانگ : خدا کیلئے جنگ' ص ۲۵۱

(۱۲۷) Encyclopeadia Britanica, " Fundamentalist " vol 7 p 777.

(۱۲۸) کیرن آمسٹرانگ : خدا کیلئے جنگ ص ۲۷۱ تا ۲۷۳

(۱۲۹) مولانا عبدالکریم پاریکھ :یہودیت۔۔۔قرآن کی روشنی میں 'اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ لاہور طبع دوم مارچ ۲۰۰۱ ، ص ۹۸

(۱۳۰) ایضاً ص ۱۹۹

(۱۳۱) چودھری غلام رسول : مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ' علمی کتب خانہ اردو بازار لاہور ص ۵۲۲ ' ۵۲۳

(۱۳۲) اسد سلیم شیخ : رسول اللہؐ کی خارجہ پالیسی' سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ۱۹۹۲ء ص ۱۷۱

(۱۳۳) ڈاکٹر حافظ محمد ثانی : رسول اکرمؐ ور رواداری' فضلی سنز لمیٹڈ کراچی' اشاعت مارچ ۱۹۹۸ء ص ۱۹۲ ' ۱۹۳

(۱۳۴) ڈاکٹر خالد علوی : انسان کاملؐ ' الفیصل ناشران کتب لاہور' طبع چہارم ۲۰۰۲ء ص ۳۰۰ و ۳۱۰

(۱۳۵) ابن جریر طبری : تاریخ الامم والملوک' المعارف بیروت' ج ۵ ص ۲۴۰۵

(۱۳۶) ابوعبیدہ ' کتاب الاموال' ص ۱۴۰ (۱۳۷) ا مام ابو یوسف : کتاب الخراج ص ۱۴۳

(۱۳۸) ردالمختار ج ۳ ص ۲۷۳ بحوالہ اسلامی ریاست میں ذمیوں کے حقوق' ازمولانا مودودی' ص ۱۶

(۱۳۹) ایم سیڈلیٹ : خلاصۂ تاریخ عرب' اردو ترجمہ عبدالغفار' نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۸۶ء ' ص ۳۴

(۱۴۰) Arnold, Sir Thomas : The Preaching of Islam, London 1961 , p 277

(۱۴۱) سید ابوالاعلیٰ مودودی : نصرانیت۔۔قرآن کی روشنی میں' ادرہٗ ترجمان القرآن لاہور' طبع چہارم ۲۰۰۰ء ' ص ۷۶ ' ۷۷

(۱۴۲) ٹی ڈبلیو آرنلڈ : دعوت اسلام' مفید عام پریس آگرہ' طبع ۱۸۹۸ ص ۴۴۸ ' ۴۴۹

(۱۴۳) ایضاً طبع کردہ محکمہ 'اوقاف پنجاب لاہور طبع ۱۹۷۲ ص ۳۹۸

(۱۴۴) عبدالحمید احمد ابوسلیمان : اسلام اور بین الاقوامی تعلقات' منظر اور پس منظر' فینس بکس لاہور باراول ۱۹۹۱ء ص ۲۰۵

(۱۴۵) وقار احمد : غزوات سرورِ عالمؐ ' تاج کتب خانہ قصہ خوانی پشاور دسمبر ۱۹۹۶ء ص ۲۸۷

(۱۴۶) محمد یحیٰی خان : پیغمبر اسلامؐ غیر مسلموں کی نظر میں' پیام پبلشرز' علامہ اقبال ٹاؤن لاہور طبع ۱۹۹۹ء ص ۵۲

(۱۴۷) آرنلڈ : اشاعتِ اسلام ص ۸ (۱۴۸) روزنامہ ڈان کراچی ۳ مارچ ۱۹۹۷ء

(۱۴۹) آرنلڈ : اشاعتِ اسلام ص ۷۳

(۱۵۰) بخاری' طبع نور محمد کراچی کتاب المغازی' ج ۲ ص ۶۱۳ ر ابن قیم الجوزیہ :زادالمعاد' ج ۱ ص ۴۲۳

(۱۵۱) Karren Armstrong: Muhammad a Western Attempt to Understanding islam London 1992. p 266

(۱۵۲) قاضی محمد سلیمان منصور پوری : رحمۃ للعالمین، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، ۱۹۷۳ء، ج ۲. ص ۲۱۳

(۱۵۳) Michael, H. Hart : " The 100 " new York 1978 p 10

(۱۵۴) بخاری : الجامع الصحیح، طبع القاھرۃ ۱۳۴۵ھ، ج ۳ ص ۳۹۵

(۱۵۵) ابن کثیر : السیرۃ النبویۃ، طبع بیروت، ج ۱ ص ۲۷۰ ۔ ۲۷۸

(۱۵۶) ابن حزم : جوامع السیرۃ ، ص ۶۴

(۱۵۷) ابن حجر : فتح الباری، ج ۱ ص ۳۰۲

(۱۵۸) بخاری : الجامع الصحیح طبع کراچی ج ۱ ص ۴۵۸

(۱۵۹) صفی الرحمٰن مبارکپوری : الرحیق المختوم طبع لاہور، ص ۵۵۶

(۱۶۰) ابن کثیر : البدایۃ والنھایۃ، طبع بیروت ج ۴ ص ۱۸

(۱۶۱) محمد یوسف الکاندھلوی : حیاۃ الصحابہؓ ، طبع دہلی ج ۱ ص ۱۵۶

(۱۶۲) شبلی نعمانی : سیرت النبیؐ ج ۲ ص ۲۲۳ و ۲۱۵

(۱۶۳) الصالحی، محمد یوسف : سبل الھدیٰ والرشاد، طبع قاہرہ ۱۹۷۲ء ج ۷ ص ۳۲

(۱۶۴) البخاری کتاب الجنائز ۱ / ۱۶۹ ، ۱۸۰ ، ۱۸۲ طبع کراچی

(۱۶۵) شبلی نعمانی : سیرت النبیؐ ج ۲ ص ۲۱۱

(۱۶۶) ایضاً ج ۲ ص ۲۱۵ ، ۲۱۶

(۱۶۷) قاضی محمد سلیمان منصور پوری : رحمۃ للعالمین طبع کراچی ج ۱ ص ۱۲۹

(۱۶۸) ڈاکٹر محمد حمید اللہ: عہد نبوی میں نظام حکمرانی، اردو اکیڈمی کراچی ۱۹۷۸ء ص ۷۵ / عون الشریف قاسم: نشأۃ الدولۃ الاسلامیہ فی عہد الرسولؐ القاھرۃ ۱۹۸۱ء ص ۴۱ (۱۶۹) ڈاکٹر محمد حمید اللہ : عہد نبوی میں نظام حکمرانی ص ۷۶

(۱۷۰) محمد حسین ہیکل : حیات محمدؐ مطبعۃ النھضۃ المصریہ ۱۹۴۷ء ص ۲۲۷

(۱۷۱) ابن قیم الجوزی : زادالمعاد ج ۱ ص ۱۵ (۱۷۲) بخاری : الجامع الصحیح ج ۱ ص ۱۷۵

(۱۷۳) مسلم : الجامع الصحیح رقم الحدیث ۱۴۰۱ (۱۷۴) بخاری : ج ۱ ص ۱۵۴

(۱۷۵) جمع الفوائد ج ۱ ص ۶۳

(۱۷۶) محمد اقبال، علامہ: کلیات اقبال (ضرب کلیم) الفیصل ناشران کتب لاہور ۱۹۹۵ء، ص ۴۴۱